www.emarsiya.com

ام البنین نے نام جو عباسؑ کا سنا
آنکھوں سے نور سینہ سے دل ہو گیا جدا
صغرا کو ام سلمٰی کی آغوش میں دیا
بولی میں بڑھ کے پوچھوں تو یہ ماجرا ہے کیا

اغلب ہے اِن سے سبطِ نبی کی خبر ملے
کس کے یتیم آتے ہیں پا ننگے سر کھلے

یہ کہہ کے چند گام بڑھی وہ بصد بکا
کاندھے پہ جس یتیم کے تھا وہ علم دھرا
حیرت سے اس غریب کا منھ دیکھا خوب سا
بینائی جا چکی تھی نہ پہچانا مطلقا

پوچھا کہ یہ نشان تجھے کب عطا ہوا
اے حاملِ علم میرا عباسؑ کیا ہوا

مرثیہ

جب شاہ کو سفر میں بہت دن گزر گئے
صغرا کو غم ہوا کہ مسافر کدھر گئے
کہتی تھی گھر بھرا ہوا ویران کر گئے
کیا جانے کس طرف مرے بیکس پدر گئے

ہے شوق دل میں سبطِ پیمبرؐ کی دید کا
کیا وجہ ہے کہ خط نہیں آیا رسید کا

پردیسیوں کے غم میں ہے جینے سے مجھ کو یاس
بستر پہ منھ لپیٹے پڑی رہتی ہوں اداس
بابا سفر سے آئیں گے جب تک نہ میرے پاس
تب تک بدن سے میں نہ اتاروں گی یہ لباس

جیتی رہی تو وصلِ امامِ زمن ہوا
اور مر گئی تو بس یہی کرتا کفن ہوا

www.emarsiya.com

آتی نہیں ہے کچھ خبر سید الانام
بستی کہاں بسائی کیا کس جگہ مقام
کیوں نانی جان آپ تو سنتی تھی وہ کلام
رخصت کے وقت مجھ سے جو فرماتے تھے امام
کہتے تھے خط بھی آئیگا اکبر بھی آئینگے
صغرا نہ روؤ ہم تمہیں جلدی بلائینگے

دیکھو نہ خط ہی آیا نہ اکبر وہاں سے آئے
کچھ حادثہ پڑا نہ دیں پر سفر میں ہائے
کس سے کہوں جو سبطِ نبی کی خبر کو جائے
اللہ میرے باپ کو جلدی وطن میں لائے
سنتی ہوں دوست کم ہیں شہ مشرقین کے
دشمن بہت ہیں فاطمہؑ کے نورِ عین کے

مانگو دعا کہ سبطِ پیمبرؐ کی خیر ہو
عباسؑ و قاسمؑ و علی اکبرؑ کی خیر ہو
بہنوں کی خیر ہو میری مادر کی خیر ہو
گرمی کا ہے سفر علی اصغرؑ کی خیر ہو
اماں کو انکا دودھ بڑھانا نصیب ہو
پھر گھر میں لیکے خیر سے آنا نصیب ہو

یہ کہہ کے منہ کو ڈھانپ کے روئی وہ نوحہ گر
کرتا تمام ہونے لگا آنسوؤں سے تر
نانی دلاسہ دینے لگی پاس آن کر
قربان جاؤں روتی ہو کیوں دھیان ہے کدھر
ویراں کریں گے شہر کو جنگل بسائینگے
اب کیا خدانخواستہ حضرت نہ آئینگے

www.emarsiya.com

چرچہ ہوا یہ شہرِ مدینہ میں جابجا
صغرا سے آکے مادرِ عباسؑ نے کہا
زانو پہ سر جھکائے ہوئے رو رہی ہو کیا
شبیرؑ آئے شکر کا سجدہ کرو ادا
ناکے پہ فوج ٹھہری ہے واری حسینؑ کی
آتی ہے کوئی دم میں سواری حسینؑ کی

وہ بولی میرے دل میں ہے کچھ اور ہی خیال
جب تک نہ گھر میں آئیگا خیرالنسا کا لال
کپڑے نہ بدلوں گی نہ میں گوندھوں گی سر کے بال
آنے دو انکو جن کے لئے ہے یہ میرا حال
شکوے کروں گی آنکھوں سے آنسو بہاؤں گی
بابا کو یہ پھٹا ہوا کرتا دکھاؤں گی

نانی نے تب یہ اس سے کہا ہو کے شاد شاد
صغرا تمہیں نہ تھا میرے کہنے کا اعتماد
میں کہتی تھی کہ آتے ہیں اب شاہِ خوش نہاد
پوری خدا نے کی جو میرے دل کی تھی مراد
دیکھوگی آج باپ کو مادر کو بھائی کو
لو کپڑے اب بدل لو چلو پیشوائی کو

کہہ کر یہ بات گھر سے چلی دخترِ امام
نانی بھی ساتھ ہو گئی جلدی عصا کو تھام
دیکھا ہر اک طرف کو ہے خلقت کا اژدحام
کہنے لگی یہ مادرِ عباسؑ نیک نام
مجھکو تو ہے یقین کے اب گھر نہ آئیں گے
شبیرؑ پہلے قبرِ پیمبرؐ پہ جائیں گے

www.emarsiya.com

یہ کہہ کے گود میں لیا بیمار کو اٹھا
اور رُخ کیا سوئے لحدِ پاکِ مصطفےٰ
نزدیک جب گئے تو یہ غل یک بیک ہوا
آیا ہے بے حسینؑ کے بیمارِ کربلا

ماتم کرو حبیبِ خدا کے حبیب کا
سر کٹ گیا بدن سے حسینِؑ غریب کا

اے ساکنانِ شہرِ مدینہ اڑاؤ خاک
کر ڈالو آؤ اپنے گریبان چاک چاک
شبیرؑ تین روز کا پیاسا ہوا ہلاک
چالیسویں تلک رہا بے گور جسمِ پاک

پاؤ گے پھر نہ فاطمہ کے نورِ عین کو
ہم کربلا میں دفن کر آئے حسینؑ کو

مرثیہ

اے مومنو یثرب میں عجب نوحہ گری ہے
زہراؑ کیلئے داغِ غمِ بے پدری ہے
لب خشک ہے منہ زرد ہے آنکھوں میں تری ہے
پیغمبرِ کونین چراغِ سحری ہے
ہوتے ہیں جدا خیرِ بشر خیر النسا سے
محبوبِ خدا چھوٹتے ہیں شیرِ خدا سے

جس کا کلمہ پڑھتے ہیں سب مومن دیندار
اب عازمِ فردوس ہیں وہ خاصۂ غفار
مکہ میں مدینے میں تباہی کے ہیں آثار
اب ہوتے ہیں اُمت سے جدا احمدِ مختار
فاقے کئے غمگیں رہے دنیا کے سفر میں
آخر سفرِ مرگ کیا ماہِ صفر میں